فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۱۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: بت کی پوجا کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بت کی پوجا واضح شرک ہے۔اس کے غیر مسلم ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔

❀ ایک آدمی نے ابو مجلز رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ شرک کیا ہے؟ فرمایا:

أَنْ تَتَّخِذَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا .

''یہ کہ تو اللہ کے ساتھ شریک بنا لے۔''

(تفسیر ابن أبي حاتم : ۲۷٦/۱، وسندهٗ صحیحٌ)

❀ قتادہ رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ : ﴿وَجَعَلُوا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا﴾ (الزُّخرُف : ۱۵) ''ان (مشرکین) نے اللہ کے لیے اس کے بندوں میں سے شریک بنا لیے تھے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جزو سے مراد ہم سر اور شریک ہے۔

(تفسیر عبد الرّزّاق : ۱۹۵/۳، وسندهٗ صحیحٌ)

❀ امام طبری رحمہ اللہ آیت کریمہ : ﴿ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ﴾ (الأنعام : ۱) ''کافر اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''یعنی وہ اس کی عبادت میں اوروں کو شریک بناتے ہیں، وہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے باطل معبودوں، بتوں اور آستانوں کی پوجا کرتے ہیں، حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کسی چیز کو پیدا کرنے میں اللہ کا شریک نہیں تھا، نہ ان کو

نعمتیں عطا کرنے میں کوئی اس کا حصہ دار تھا، بلکہ اس تمام کام میں وہ اکیلا تھا، لیکن وہ پھر بھی غیر کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، سبحان اللہ یہ کیسی فصیح دلیل اور بلیغ نصیحت ہے، لیکن اس کے لیے جو عقل سلیم اور فہم صحیح کے ساتھ اس میں غور وفکر کرے۔''(تفسير الطّبري : ١٤٤/٥)

شرک باطل و بے دلیل عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر مشرکین سے ان کے شرک پر دلیل و برہان کا مطالبہ کیا ہے، لیکن وہ اپنے شرک کو حق قرار دینے کے لیے ایک دلیل بھی لانے سے قاصر رہے، اس کے برعکس اس کے بطلان پر بے شمار قطعی دلائل موجود ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾(الأنبياء : ٢٤)

''کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ معبود بنا لیے ہیں، ان سے کہہ دیجئے کہ دلیل لاؤ، توحید الٰہی میری اور مجھ سے پہلے (انبیاء کی کتب) کا درس ہے، لیکن ان میں اکثر حق کو نہیں پہچانتے، اس لیے حق سے اعراض کرتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿أَمَّنْ يَّبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

(النّمل : ٦٤)

''کون ہے، جو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ (مارنے کے بعد) لوٹاتا ہے اور کون آسمان وزمین سے تمہیں رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی الہ ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔''

ثابت ہوا کہ مشرکین کے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں۔

سوال: ''نماز نہ پڑھوں گا، کافر ہی رہوں گا۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کفریہ کلمہ ہے، ایسا شخص اگر اپنی بات سے تائب نہ ہو، تو مرتد کافر ہے، کیونکہ اس نے اسلام کے بنیادی رکن کی تکذیب کی ہے اور اس کا استخفاف کیا ہے۔

سوال: مسجد کو زنا خانہ کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سوال میں یہ وضاحت نہیں کہ وہ مسجد کو زنا خانہ کیوں کہہ رہا ہے؟ اگر وہ توہین اور استخفاف کرتے ہوئے ایسا کہہ رہا ہے، تو یہ کفر ہے اور اگر کچھ لوگوں کی بداعمالیوں اور برے کردار کی وجہ سے کہہ رہا ہے، تو بھی ایسا کہنا معصیت اور گناہ ہے، کیونکہ مساجد شعائر اللہ ہیں، ان کے بارے میں احتیاط سے بات کرنی چاہیے۔

سوال: ایک شخص کو کسی برے کام سے منع کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ شریعت کے خلاف ہے، تو اس نے جواباً کہا: ''یہ شرع کس سسرے نے بنائی ہے؟'' کیا یہ کلمہ کفر ہے؟

جواب: یقیناً یہ کلمہ کفر ہے، ایسا شخص تائب نہ ہو، تو مرتد قرار پائے گا۔

سوال: ایک شخص نے کلمہ کفر ادا کر دیا، بعد میں اپنے جملے کی تاویل کی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے کلمہ کفر ادا کیا اور اپنے جملے کی ایسی تاویل کی کہ جس سے کفر لازم نہیں آتا، تو ایسے شخص کو کافر نہیں کہا جا سکتا، بلکہ کفر وارتداد کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جا سکتا، جب تک اس سے استفسار نہ کر لیا جائے۔

(سوال): رمضان میں اعلانیہ کھانے والے اور جھوٹ بولنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا شخص اعلانیہ فاسق وفاجر ہے، اسے تعزیراً روکا جا سکتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ .

''اعلانیہ گناہ کرنے والوں کے سوا میری تمام امت کو معاف کر دیا جائے گا۔''

(صحيح البخاري : 6069، صحيح مسلم : 2990)

(سوال): اُمورِ دین کی توہین کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اُمورِ دین کی توہین کفروارتداد ہے۔

(سوال): نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ کلمہ کفر ہے، استفسار کے باوجود اگر وہ تائب نہ ہو، تو ارتداد لازم آئے گا۔

(سوال): شریعت سے استہزاء کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): شریعت سے استہزاء کفریہ حرکت ہے۔

(سوال): دوسروں کی نقلیں اُتار کر لوگوں کو ہنسانے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا شخص فاسق ہے اور اگر جھوٹ بول کر ہنسائے، تو اعلانیہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، اسے توبہ کرنی چاہیے۔

(سوال): زید ہر کام بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتا ہے، ایک دن بکر نے اس پر خوب طعن وتشنیع کی اور کہا کہ ہر کام پر اللہ کو پکارنے کی کیا ضرورت ہے، ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

(جواب): طعن وتشنیع کا یہ انداز انتہائی نامناسب ہے، اس پر کفر کا خوف ہے، اگر بکر اس پر توبہ نہیں کرتا اور دوبارہ ایسا کرتا ہے، تو اس کے کافر ہونے کا خطرہ ہے۔

(سوال): تقدیر میں شک کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): تقدیر میں شک کرنا کبیرہ گناہ اور حرام ہے، ایسا شخص بدعتی ہے۔

❀ میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثَلَاثٌ ارْفُضُوهُنَّ : سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ، وَالنَّظَرُ فِي الْقَدَرِ .

''تین کام چھوڑ دیجئے، اصحاب محمد ﷺ کو برا بھلا کہنا، ستاروں میں غور وفکر اور تقدیر میں غور وخوض۔''

(فضائل الصّحابة لأحمد بن حنّبل : 19، وسندہٗ حسنٌ)

(سوال): عذاب قبر کے منکر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): عذاب قبر کا مطلقاً منکر کافر ہے، کیونکہ اس کے اثبات پر قرآن، احادیث متواترہ اور اجماع امت دلالت کناں ہے۔

❀ علامہ ابویعلی رحمہ اللہ (۵۲۱ھ) لکھتے ہیں:

ثُمَّ الْإِيمَانُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَبِمُنْكَرٍ وَّنَكِيرٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿فَإِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنْكاً﴾(طٰہٰ : ۱۲٤) قَالَ أَصْحَابُ التَّفْسِيرِ عَذَابُ الْقَبْرِ.....مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ .

''پھر عذاب قبر اور منکر نکیر پر ایمان بھی واجب ہے، اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ ''اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی۔'مفسرین کہتے ہیں: اس سے مراد عذابِ قبر ہے۔......جو اس کا انکار کرتا ہے، وہ کافر ہے۔''

(الاعتقاد، ص 32)

❁ علامہ ابن العطار رحمہ اللہ (۷۲۴ھ) فرماتے ہیں:

دَلِيلٌ عَلٰى إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ؛ وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَهُوَ مِمَّا يَجِبُ اعْتِقَادُ حَقِيقَتِهٖ، وَهُوَ مِمَّا نَقَلَتْهُ الْأُمَّةُ مُتَوَاتِرًا؛ فَمَنْ أَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ، أَوْ نَعِيمَهٗ، فَهُوَ كَافِرٌ؛ لِأَنَّهٗ كَذَّبَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَرَسُولَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فِي خَبَرِهِمَا.

''یہ عذاب قبر کے اثبات پر دلیل ہے۔ یہ اہل سنت کا مذہب ہے۔ اس پر اعتقاد واجب ہے۔ اسے امت نے تواتر کے ساتھ بیان کیا ہے، جس نے عذاب قبر کا انکار کیا، وہ کافر ہے کیوں کہ اس نے اللہ اور رسول کو جھٹلا دیا ہے۔''

(العُدّة في شرح العُمدة في أحاديث الأحكام: 139/1)

❁ علامہ عبدالروف مناوی رحمہ اللہ (۱۰۳۱ھ) لکھتے ہیں:

عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَهُوَ مَا نُقِلَ مُتَوَاتِرًا فَيَجِبُ اعْتِقَادُهٗ وَيُكَفَّرُ مُنْكِرُهٗ.

''اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر حق ہے۔ اس کے متعلق روایات متواتر ہیں۔ اس پر اعتقاد واجب اور اس کا منکر کافر ہے۔''

(فيض القدير: 80/2)

❁ فقہ حنفی کی معتبر کتاب، جسے پانچ سو حنفی علماء نے مرتب کیا ہے، میں ہے:

كُفِّرَ بِإِنْكَارِ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ دُخُولِ الْجَنَّةِ وَبِإِنْكَارِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَبِإِنْكَارِ حَشْرِ بَنِي آدَمَ لَا غَيْرُهِمْ وَلَا بِقَوْلِهٖ أَنَّ

الْمُثَابَ وَالْمُعَاقَبَ الرُّوحُ فَقَطْ كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

''جنت میں رویت الٰہی ،عذاب قبر اور حشر کا منکر کافر ہے، لیکن جو کہتا ہے کہ عذاب ثواب صرف روح کو ہوگا وہ کافر نہیں۔ بحرالرائق میں اسی طرح لکھا ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:274/2)

❁ امام اہل سنت، احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ لَّا يُنْكِرُهُ إِلَّا ضَالٌّ أَوْ مُضِلٌّ .

''عذاب قبر حق ہے۔ اس کا انکار کوئی گمراہ اور گمراہ گر ہی کر سکتا ہے۔''

(الرّوح لابن القيم الجوزية، ص 57، طبقات الحنابلة :62/1)

❁ نیز امام احمد رحمہ اللہ سے عذاب قبر اور منکر ونکیر کے بارے سوال ہوا، تو فرمایا:

نُؤْمِنُ بِهٰذَا كُلِّهٖ، وَمَنْ أَنْكَرَ وَاحِدَةً مِّنْ هٰذِهٖ، فَهُوَ جَهْمِيٌّ .

''ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں، جس نے اس میں سے کسی چیز کا بھی انکار کیا، وہ جہمی ہے۔''

(مسائل ابن هانئ : 1879)

❁ امام ابوزرعہ رازی (۲۶۴ھ) اور امام ابوحاتم رازی رحمہما اللہ (۲۷۷ھ) سے اہل سنت کے مذہب کی بابت پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

أَدْرَكْنَا الْعُلَمَاءَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ، حِجَازًا، وَّعِرَاقًا، وَّمِصْرًا، وَّشَامًا، وَّيَمَنًا، وَكَانَ مِنْ مَذْهَبِهِمْ ...... عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ وَّمُنْكَرٌ وَّنَكِيرٌ حَقٌّ .

''ہم نے حجاز وعراق، مصر وشام اور یمن تمام علاقوں کے علماء کو دیکھا ہے، سب

کا عقیدہ تھا کہ......عذاب قبر حق ہے اور منکر نکیر حق ہیں۔''

(أصول السّنّة واعتقاد الدِّين، ص 3)

❁ امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ (۲۸۷ھ) لکھتے ہیں:

فِي الْمُسَائَلَةِ أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ، وَالْأَخْبَارُ الَّتِي فِي الْمُسَائَلَةِ فِي الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَّنَكِيرٌ أَخْبَارٌ ثَابِتَةٌ تُوجِبُ الْعِلْمَ .

''قبر میں منکر نکیر کے سوال وجواب کے متعلق صحیح احادیث موجود ہیں۔ یہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہیں۔''

(السّنّة : 395/2)

❁ ابوعثمان حداد رحمہ اللہ (۳۰۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّمَا أَنْكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ بِشْرٌ الْمَرِّيسِيُّ وَالْأَصَمُّ وَضِرَارٌ .

''عذاب قبر کا انکار بشر مریسی، اصم اور ضرار نے کیا ہے۔''

(شرح صحيح البخاري لابن بَطَّال : 154/10)

سوال: بزرگوں کی گستاخی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بزرگوں کی گستاخی کرنے والا فاسق وفاجر ہے۔

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد اور فیض نبوت سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو مرزا قادیانی کو مجدد اور فیض نبوت سمجھے، وہ بھی کافر ہے۔

سوال: ایک شخص نے جھگڑے کے دوران کہا ''تم انبیاء کو سر پر اٹھائے پھرو۔'' ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اس میں انبیائے کرام کی توہین کا پہلو ہے۔ ایسا شخص اگر

تائب نہ ہو، تو اس پر ارتداد کا خوف ہے۔

(سوال): نکاح کو ناجائز عمل قرار دینے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، اس کا منکر یا اسے برا کہنے والا کافر ہے، کیونکہ نکاح کی اباحت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان کی ہے اور انبیائے کرام نے نکاح فرمائے ہیں، جو انبیا کے عمل کو برائی قرار دے، وہ توہین انبیا کا بھی مرتکب ہے، لہٰذا ایسا شخص اگر تائب نہ ہو، تو مرتد اور واجب القتل ہے، جس کا نفاذ اسلامی ریاست کا فریضہ ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهٗ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ .

''جوانی کے دنوں میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، ہمیں آپ ﷺ نے فرمایا: نوجوانو! جو اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہے، وہ شادی کرلے، اس سے نظر اور عزت محفوظ رہے گی اور جس کے پاس وسائل نہ ہوں، وہ (نفلی) روزے رکھے، اس سے شہوت ختم ہو جائے گی۔''

(صحيح البخاري : 5066، صحيح مسلم : 1400)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند صحابہ ازواج مطہرات کے پاس آئے اور نبی کریم ﷺ کے احوال معلوم کیے، تو انہوں نے اپنے تئیں یہ خیال کیا کہ ہماری عبادت تو قلیل ہے، ان میں سے ایک کہنے لگا: میں ساری رات قیام کروں گا،

دوسرا کہنے لگا: میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا، تیسرے نے کہا: میں شادی نہیں کروں گا، ان کی یہ باتیں نبی کریم ﷺ تک پہنچیں، تو فرمایا:

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .

''جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔''

(صحيح البخاري : 5063، صحيح مسلم :1401)

سوال: ایک شخص سے کہا گیا کہ تم خدا اور رسول کی مخالفت مت کرو، تو اس نے کہا: ''میں خدا اور رسول نہیں جانتا۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا استخفاف کیا ہے، ایسا شخص تائب نہ ہو، تو مرتد ہو جائے گا۔

سوال: احکام شریعت کے خلاف نازیبا کلمات کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کفریہ عمل ہے، توبہ نہ کرے، تو ارتداد لازم آئے گا۔

سوال: ''فلاں شخص تمہارا خدا ہے۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے۔

سوال: ''پیر کے کام کے سامنے یہ نماز کچھ نہیں۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ واضح الحاد اور کفر ہے، ایسا شخص اپنی بات سے تائب نہ ہو، تو مرتد اور زندیق قرار پائے گا، جس کی سزا قتل ہے۔

سوال: اگر ہندو کی نذر کوئی مسلمان پوری کر دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ہندو کے نام کی نذر چونکہ غیر اللہ کے نام کی ہو گی، لہٰذا مسلمان کے لیے اسے پورا کرنا جائز نہیں، اگر وہ ہندو کی نذر پوری کر دے، تو حرام کا مرتکب ہو گا۔ اس پر توبہ

ہے، یہ گناہ اور معصیت پر تعاون ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة: 2)

''نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔''

سوال: ''میرا حشر ہنود کے ساتھ ہو۔'' کلمہ کفر ہے یا نہیں؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، استفسار کے باوجود اگر وہ ان کلمات پر قائم رہے، تو ارتداد کا حکم لگے گا، کیونکہ وہ اپنے کفر پر خود گواہی دے رہا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾(النّحل: ١٠٦)

''مگر جو لوگ کفر پر دل سے راضی ہوں، تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔''

سوال: مرتد کی سزا کیا ہے؟

جواب: مرتد کی سزا قتل ہے، اس پر امت کا اجماع ہے۔

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ شَهَادَةَ شَاهِدَيْنِ يَجِبُ قُبُولُهُمَا عَلَى الْإِرْتِدَادِ، وَيُقْتَلُ الْمَرْءُ بِشَهَادَتِهِمَا إِنْ لَمْ يَرْجِعْ إِلَى الْإِسْلَامِ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ دو مقبول گواہ کسی کے مرتد ہونے پر گواہی دے دیں، تو اگر وہ اسلام کی طرف نہ پلٹے، تو ان کی گواہی سے اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔''

(الإجماع : 725)

❁ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلْقَتْلُ بِالرِّدَّةِ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا لَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِ .

''جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ ارتداد کی وجہ سے قتل کرنے پر مسلمانوں کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(التّمهيد لما في الموطإ من المَعاني والأسانيد : 318/5)

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

قَتْلُ الْمُرْتَدِّ عَنِ الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْجُمْلَةِ .

''اسلام سے مرتد ہونے والے کو قتل کرنے پر سب کا اتفاق ہے۔''

(السيل الجرار، ص 868)

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ بَدَّلَ دِينَهٗ فَاقْتُلُوهُ .

''جو اپنے دین (اسلام) کو بدلے، اسے قتل کر دیں۔''

(صحيح البخاري : 3017)

❁ عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ، لِنَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیق خارجی لائے گئے، انہوں نے ان کو (بطور سزا) جلا دیا۔ جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو علم ہوا، تو انہوں نے فرمایا: میں ہوتا، تو کبھی نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے: آپ اللہ کا عذاب مت دیں، چنانچہ میں انہیں قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مرتد ہو جائے اسے قتل کر دیں۔''

(صحيح البخاري : 6922)

❁ سنن ترمذی (۱۴۵۸، وقال: حسن صحیح، وسندہ صحیح) میں ہے:

بَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

''جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی، تو فرمایا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا ہے۔''

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ.

''یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے، مرتد کی سزا کے بارے میں اہل علم کا اس پر عمل ہے۔''

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

فِقْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَنِ ارْتَدَّ عَنْ دِينِهِ حَلَّ دَمُهُ وَضُرِبَتْ

عُنُقُهٗ وَالْأُمَّةُ مُجْتَمِعَةٌ عَلٰى ذٰلِكَ .

''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو دین سے پھر جائے، اس کا خون حلال ہے، اس کی گردن اتار دی جائے، اس پر امت کا اجماع ہے۔''

(التمهيد لما في الموطإ من المَعاني والأسانيد : 306/5)

سوال: کیا کسی غیر مسلم کو اسلام میں داخل ہونے پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

جواب: کسی غیر مسلم کو قبول اسلام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، یہ منع ہے۔ البتہ اسلام کی دعوت دی جا سکتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ (البقرة : ٢٥٦)

''دین (اسلام قبول کرنے) میں جبر نہیں۔''

سوال: کیا ہر شخص تکفیر کر سکتا ہے؟

جواب: تکفیر انتہائی اہم اور مشکل مسئلہ ہے، ہر کسی کو یہ حق حاصل نہیں، تکفیر کا کام ماہر اہل علم کا ہے، جو تمام تر شرائط اور موانع کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کریں گے، لہٰذا کسی ظاہری بات کو دیکھ کر جھٹ سے کفر کا فتویٰ لگا دینا وبال ایمان بن سکتا ہے، اس سے گریز کیا جائے۔

سوال: ایک شخص کی اہلیہ نے کھانا کھانا چھوڑ دیا، اس نے بہت سمجھایا، تو کہنے لگی کہ ''خدا بھی آ کر کہے، تو نہیں کھاؤں گی۔'' کیا یہ کلمہ کفر ہے؟

جواب: یہ کلمہ کفر ہے، اس پر اسے توبہ کرنی چاہیے، ورنہ ارتداد لازم آئے گا۔

سوال: جو یہود و نصاریٰ نبی کریم ﷺ پر ایمان نہیں لائے، وہ کافر ہیں یا نہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے متعلق سن لینے کے بعد جو یہودی یا عیسائی آپ ﷺ پر

ایمان نہ لائے، وہ کافر ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ؛ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ .

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت کا جو بھی یہودی اور نصرانی میرا پیغام سن لے، پھر میری تعلیمات پر ایمان لائے بغیر مر جائے، تو وہ جہنمی ہے۔''

(صحیح مسلم : 153)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

''فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ''اس امت کا جو بھی فرد میرا پیغام سنے گا۔'' سے مراد یہ ہے کہ میری اطاعت قیامت تک کے لئے سب پر واجب ہے، وہ میرے زمانے کے لوگ ہوں یا میرے بعد آئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاری کا ذکر کیا، حالاں کہ یہود و نصاری کے پاس اپنی کتاب موجود ہے، دراصل آپ سمجھانا چاہتے تھے کہ اگر یہود و نصاری اہل کتاب ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے مکلّف ہیں تو وہ لوگ جن کے پاس کتابیں نہیں ہیں، بالاولی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے مکلّف ہوں گے۔''

(شرح صحیح مسلم : 2/188-189)

سوال: سبقت لسانی سے باری تعالیٰ کے متعلق غلط بات نکل جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): سبقت لسانی سے اگر اللہ تعالیٰ یا نبی کریم ﷺ کی شان میں غلط بات نکل جائے، تو مؤاخذہ نہیں، کیونکہ یہ الفاظ غیر ارادی طور پر زبان سے نکلے ہیں، دل کا ارادہ نہیں تھا، البتہ وہ استغفار کر لے، تو بہت بہتر ہے۔

(سوال): والدین کے نافرمان کا کیا حکم ہے؟

(جواب): والدین سے حسن سلوکی کا حکم ہے، والدین کا نافرمان فاسق ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ .

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا: ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔''

(مسند الإمام أحمد : 6180، وسندہٗ حسنٌ)

❁ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''منبر لائیں۔ ہم منبر لائے، آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا، تو آمین کہا۔ دوسری سیڑھی پر پہنچے، تو آمین کہا۔ جب تیسری سیڑھی پر چڑھے، تو پھر آمین کہا۔ نیچے تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے خلاف معمول بات سنی، فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے: اس کے لیے ہلاکت ہو، جو رمضان پائے، لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے۔ میں نے آمین کہہ دیا۔ دوسری سیڑھی پر پہنچا، تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ

بھی ہلاک ہو، جس کے پاس آپ کا تذکرہ ہو،لیکن وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے آمین کہا۔ تیسری پر چڑھا،تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ بھی ہلاک ہو،جس کے پاس اس کے ماں باپ ، دونوں یا ایک بوڑھا ہو اور وہ اس کے جنت میں داخلے کا سبب نہ بن سکیں۔ میں نے پھر آمین کہہ دیا۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 153/4 ، وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو''صحیح الاسناد''اور حافظ ذہبی نے''صحیح''کہا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کا پالنے کے معنی میں ماں باپ کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو کسی بھی معنی میں ماں باپ کہنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کو انہیں ناموں سے پکارنا چاہیے، جو اس کے اپنے نام ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ بِهَا﴾(الأعراف : ۱۸۰)

''اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں،تم اسے انہیں کے ساتھ پکارو۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى﴾(طٰهٰ : ۸)

''اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں،اس کے خوبصورت نام ہیں۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى﴾

(بني إسرائيل : ۱۱۰)

''(اے نبی!) کہہ دیجئے! اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن ، جیسے بھی پکارو، اس کے اچھے

اچھے نام ہیں۔''

سوال: رسول اللہ ﷺ کو معبود سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ رسول اللہ ﷺ یا کسی کو بھی معبود سمجھنا واضح شرک اور کفر ہے، ایسا شخص اگر تائب نہ ہو اور بغیر تاویل کیے اس بات پر قائم ہو، تو مرتد اور زندیق ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ اسلامی عدالت کا وظیفہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(آل عمران : ١٨)

''اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور انصاف والے اہل علم نے گواہی دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، وہی غالب حکمت والا ہے۔''

سوال: ''اللہ تعالیٰ تمام انسانوں پر قادر نہیں۔'' کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کفر والحاد ہے، اس سے بڑی زندیقی کیا ہوسکتی ہے۔ کائنات کی چھوٹی بڑی کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی دسترس سے باہر نہیں، ہر چیز پر اسی کی حکمرانی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾(البقرة : ٢٠)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾(الذّاريات : ٥٨)

''یقیناً اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا، قوت دینے والا اور مضبوط ہے۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾(الطلاق : ١٢)

”تا کہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس نے ہر چیز کو علم کے اعتبار سے گھیر رکھا ہے۔“

سوال: کیا سیدزادے کو گالی دینے والا کافر ہے؟

جواب: کافر نہیں، البتہ فاسق ہے۔اس میں سید اور غیر سید کی تخصیص نہیں۔

سوال: کیا شاتم رسول کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا اگر تائب ہو جائے، تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی، اسلام میں وسعت ہے۔

سوال: جو شخص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کافر سمجھتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا متواتر ثابت ہے، جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا منکر ہو یا آپ رضی اللہ عنہ کو کافر کہتا ہو، اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں۔

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ أَسْلَمَا فِي فَتْحِ مَكَّةَ سَنَةَ ثَمَانٍ.

”اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سیدنا ابوسفیان اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما فتح مکہ کے موقع پر سن آٹھ ہجری میں اسلام لائے۔“

(كشف المُشكِل من حديث الصَّحيحَين : 464/2)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِيمَانُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَابِتٌ بِالنَّقْلِ الْمُتَوَاتِرِ وَإِجْمَاعِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى ذٰلِكَ.

''سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا ایمان لانا متواتر روایات سے ثابت ہے، نیز اس پر اہل علم کا اجماع ہے۔'' (مجموع الفتاویٰ: 4/453)

سوال: ''جو کچھ ہوتا ہے، من جانب اللہ ہوتا ہے۔'' کیا یہ کہنا صحیح ہے؟

جواب: اگر اس جملے سے مراد یہ ہے کہ ہر چیز اور عمل کا خالق اللہ تعالیٰ ہے، تو یہ جملہ درست ہے، البتہ اگر یہ مراد ہے کہ ہر اچھے برے کام کو انجام دینے والا اور کسب کرنے والا اللہ ہی ہے، یعنی شراب اللہ ہی کی رضامندی سے پی جاتی ہے، زنا اللہ کی خوشنودی کی کیا جاتا ہے، تو یہ جملہ سراسر غلط ہے۔

سوال: خدا اور رسول سے بیزاری کا اظہار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: خدا اور رسول سے بیزاری کا اظہار کفر ہے، استفسار کے باوجود جو اس پر قائم رہے، وہ مرتد ہے۔

سوال: استاذ کے نافرمان کا کیا حکم ہے؟

جواب: استاذ کی نافرمانی گناہ ہے، البتہ اگر استاذ اللہ تعالیٰ کی معصیت کا حکم دے، تو اس کی بات ماننا جائز نہیں، کیونکہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ.

''اللہ کے نافرمان کی اطاعت نہیں ہے۔''

(مسند الإمام أحمد وزوائدهٗ: 1/399، سنن ابن ماجه: 2965، وسندهٗ حسنٌ)